مسلمان اور میدانِ کارزار

دورِ قدیم و دورِ جدید کے وسط میں ایک زمانہ اور بھی گزرا ہے۔ جس میں ایک قوم صحرائے عرب سے اٹھی۔ سیلاب کی طرح بڑھی اور فوج کی طرح تمام کُرّہ ارضی پر پھیل گئی۔ دنیا نے اس سیلاب کی رو میں بھی ظلم و درندگی کی انہی لہروں کو دیکھنا چاہا۔ جو ہمیشہ فوجوں کے طوفان میں اٹھتی رہی ہیں لیکن ذوق نظارہ کامیاب ہو کر گوشہ چشم میں چھپ گیا۔ دنیا نے دیکھا کہ وہ مختلف مادی طاقتوں سے ٹکرائی۔ بڑے بڑے قلعوں سے ٹکر لڑی۔ عظیم الشان پہاڑوں کو ٹھوکر لگایا اور بالآخرِ کرہ ارضی کو اچھال کر رکھ دیا۔ تاہم نہ تو کسی جھونپڑی کو اجاڑا نہ کسی گھر میں آگ لگائی نہ کسی عظیم الشان محل کو برباد کیا۔ نہ تمدن کی یادگاریں مٹائیں اور نہ تہذیب کے آثار قدیمہ منہدم کیئے۔ وہ فاتحانہ جوش میں سیلاب کی طرح بڑھی۔ لیکن جب ممالک مفتوحہ میں داخل ہوئی تو گرداب کی طرح سمٹ گئی۔ (ابو الکلام آزاد)